ہمارے سلسلے میں بیعت ہونے والی خواتین کیلیے دستور العمل

مرتبہ

حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے سلسلے میں بیعت ہونے والی خواتین کیلیے دستور العمل

مؤلفہ

حضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبال** صاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب وکمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشر

ای مل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

ہمارے سلسلہ میں بیعت ہونیوالی خواتین کے لئے دستور العمل

اللہ تعالٰی کے جو خوش قسمت بندے اور بندیاں اللہ تعالٰی کی رضا کے لئے اپنے مقصد حیات یعنی عبادت میں خصوصی کوشش کرنیوالے ہیں، وہ اپنے اعمال کو بامغز اور وزنی بنانے کے لئے احسان ویقین کی صفات کو حاصل کرتے ہیں۔ جس کے لئے وہ کسی اللہ والے کے ہاتھ پر اپنی سابقہ غفلت والی زندگی سے توبہ کر کے نئے سرے سے اعمال صالحہ میں پختگی اور گناہوں سے اجتناب کرنے کا عہد کرتے ہیں جس کو بیعت ہونا کہا جاتا ہے۔ اسی بیعت کا ذکر قرآن پاک میں سورۂ ممتحنہ میں ہے (جب کہ بیعت کی دیگر اقسام بھی ہیں، جیسے بیعت اسلام و بیعت جہاد وغیرہ)

اللہ تعالٰی کی رضا اور قرب حاصل کرنے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں یکساں ہیں۔ مگر احکام کی بجا آوری کے طریقوں میں شریعت نے کچھ فرق رکھا ہے۔ مثلاً جو صورت سجدے میں عورت کے لئے مقرر ہے وہ مرد کے لئے مکروہ ہے۔ اسی طرح جہاں مرد کو بلند آواز سے قرأت یا تلبیہ وغیرہ کرنا ہے عورت کو آہستہ آواز سے کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح سعی کے دوران جہاں ایک جگہ دوڑنا مرد کے لئے مسنون ہے وہاں عورت کے لئے نہیں اور رات کے وقت شیطانوں کو کنکریاں مارنا مرد کے لئے بلا عذر مکروہ ہے مگر عورت کے لئے افضل ہے۔ اور طواف بیت اللہ میں رمل مرد

کے لئے سنت ہے مگر عورت کے لئے ناجائز ہے۔ اسی طریقہ پر بہت سے دیگر احکام احکام کی ادائیگی کی صورتوں میں فرق رکھا گیا ہے، مگر اعمال کے اجر میں مرد و عورت دونوں مساوی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اجر و ثواب میں مردوں عورتوں کی مساوات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنیوالی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

خصوصی مراعات:- اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ آپ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میں عورتوں کی طرف سے بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادتِ مریض اور حضورِ جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحدِ اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حقِ شوہر ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں (جستجو میں) رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا، یہ سب ان اعمال (مندرجہ بالا جمعہ و جماعت وغیرہ) کے برابر ہے۔

جنت میں مردوں سے پہلے پہنچنا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے بیبیو! یاد رکھو کہ تم میں سے جو نیک ہے وہ نیک مردوں سے پہلے جنت میں جائے گی (جب شوہر جنت میں آئیں گے تو) یہ عورتیں غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کر دی جائیں گی سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر۔ اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیبیو! اور کونسی فضیلت چاہتی ہو، جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں، ہاں نیک بن جانا شرط ہے۔ اور یہ کوئی مشکل نہیں (بہشتی زیور)

الحاصل دینی ترقی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں مرد و عورت کے لئے برابر مواقع ہیں۔ لیکن ایک امر واقعی کا اظہار ضروری ہے کہ یہ دونوں الگ الگ صنفیں ہیں اور جس طرح ان کے ظاہری جسم کی ساخت مختلف ہے، اسی طرح ان کے مزاج اور صلاحیتوں میں بھی اختلاف ہے۔ اسی لئے شریعت نے ان کی ذمہ داریوں میں فرق

ملحوظ رکھا ہے۔ مشقت طلب اور طاقت طلب کام مردوں کے ذمے رکھے جیسے کمانا کاروبار، جہاد اور ریاست مدنی وغیرہ اور لطیف، نازک اور صبر آزما اہم امور کو عورتوں کے ذمہ رکھا جن کو کرنے کی مردوں میں استعداد نہیں۔

اسی طرح پیری مریدی اختیار کرنے میں بھی مردوں عورتوں میں فرق ہے۔ جس کا بیعت ہونے والیوں اور مشائخ کو لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

شیخ طریقت کو نائب رسول کہا جاتا ہے کیونکہ وہ علوم نبوت کے علاوہ سلسلہ بسلسلہ نورِ نبوت دوسروں میں پیدا کرتا ہے۔ اسی کے نور باطن، نور نسبت، نور یقین واحسان وغیرہ مختلف نام ہیں۔

اور اللہ تعالےٰ نے نبوت کا سلسلہ مردوں ہی میں رکھا ہے، عورتوں میں نہیں۔ اسی طرح نبوت کی خلافت یعنی شیخِ طریقت بھی مردوں ہی میں ہوتے ہیں، عورتوں کو پیر بننے کی اجازت نہیں

اگرچہ بہت سی عورتیں بزرگی اور ولایت میں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہیں جیسے صحابیات میں امہات المؤمنینؓ اور ولیوں میں رابعہ بصریہؒ وغیرہ۔ ان بزرگ عورتوں سے کئی بزرگ مرد روحانی استفادہ کرتے رہے لیکن بیعت کوئی عورت یا مرد کسی عورت سے نہیں ہوئے اس راز کی تفصیل بہت زیادہ ہے اور مشکل بھی ہے۔ اس کو ماننے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم تک نہ تو کوئی عورت نبی ہوئی اور نہ ہی کسی نائب رسول یعنی شیخ کامل نے کسی عورت کو بیعت کرنے کی اجازت دی۔

اب ذیل میں کچھ ہدایات بیعت ہونیوالوں کے لئے اور بیعت کرنے والوں کے لئے

جو ہمارے مشائخ میں متفق علیہ ہیں، نمبروار درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ حدیث پاک میں ہے اللہ کے حبیب امام الانبیاء سید المتقین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا بلکہ کسی کپڑے کے ذریعے بیعت ہوتی تھی جبکہ مردوں کو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بیعت نساء کے متعلق فرمایا کہ عورتوں کی یہ بیعت صرف گفتگو اور کلام کے ذریعہ ہوئی۔ مردوں کی بیعت میں جو ہاتھ میں ہاتھ رکھنے کا دستور ہے عورتوں کی بیعت میں ایسا نہیں کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے کسی غیر محرم کے ہاتھ کو نہیں چھوا (معارف الحدیث جلد ششم)

لہٰذا عورتوں کی اسی طرح بیعت ہونی چاہیئے یعنی کپڑے کے ذریعے بلکہ کپڑا بھی ضروری نہیں، صرف زبانی الفاظ کہہ لینے کافی ہیں۔

۲۔ گذشتہ پر توبہ اور آئندہ اعمال صالحہ پر پختگی کا یہ عہد لیتے وقت بیعت ہونے والی کا کوئی محرم یا شیخ کا کوئی محرم موجود ہونا چاہیئے اور پردہ کا اہتمام ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پیری مریدی کے رشتہ سے شیخ محرم نہیں ہو جاتا۔

۳۔ فرائض ادا کرنا تو بہرحال ضروری ہیں۔ لیکن بیعت ہونے کے بعد کچھ نفلی معمولات ہیں ہمارے سلسلہ میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پرچہ معمولات چھپا ہوا ہے۔ اس میں سے حسبِ فرصت اور علمی استعداد کے مطابق شیخ زبانی بتادے۔ مزید مختصر حزب الاعظم جس میں چہل حدیث و منزل بھی ہے کا اہتمام سے پڑھنے کا بتادیں۔ اس پرچہ میں کوئی سری جہری ذکر شغل اور مراقبات وغیرہ نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی تعلیم ہر مرد کو بھی نہیں بتائی جاتی اور عورتوں کے لئے تو اس کی بالکل ضرورت نہیں۔ عورتوں کے لئے تو

صرف تسبیحات اور امورِ خانہ داری میں مشغولی، اپنے وقت پر پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، اور غیبت اور نمائش وغیرہ کبیرہ گناہوں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، سے اجتناب ان کی روحانی ترقی کے لئے کافی شافی ہے۔

۴۔ امراضِ قلبیہ کی اصلاح یا اپنے کسی حال یا خواب وغیرہ کا ذکر کرنا ہوتا ہے تا کہ شیطان گمراہ نہ کرے اور حال کے مطابق صحیح راہنمائی ہو جس کے لئے خط لکھنے یا بات کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس موقع پر بھی جیسے نمبر ۲ میں لکھا جا چکا ہے خلوت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے اور خط میں سادگی سے اپنا تعلق اور شیخ سے محبت وغیرہ کے الفاظ لکھ دے تو اس کو متنبہ کر دینا چاہیئے کہ عقیدت کے لفظ لکھے جائیں۔ اس لئے خلوت میں بات کرنا کتنے ہی پاک ارادے سے ہو لیکن حدیث پاک میں آگیا ہے کہ جہاں ایک مرد اور ایک عورت اکھٹے ہوں وہاں تیسرا شیطان آجاتا ہے بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر ایک جگہ حضرت جنیدؒ اور رابعہ بصریہؒ بھی ہوں تو تیسرا شیطان ہوگا اور شیطان بڑی چالاکی سے وسوسہ ڈال کر معاملہ خراب کر دیتا ہے جس کا طرفین کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ خلوت ناجائز اور خطرناک ہے۔ اس قسم کے امور کا لحاظ امردوں کے معاملہ میں بھی ضروری ہے۔

۵۔ کیونکہ عورتوں میں شوق اور عقیدت مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہی چیز جالبِ فیض ہوتی ہے، اس لئے تصورِ شیخ کی تعلیم اور مخصوص صوفیاء کے طریقہ پر توجہات کی بھی اس طبقہ کو ضرورت نہیں بلکہ خطرناک ہے۔ طرفین کا ایک دوسرے لئے صرف دعا کرنا ہی کافی ہے۔

٦۔ ٹیلیفون پر اصلاحی لمبی بات کرنی تو مردوں کو بھی مفید نہیں لیکن عورتوں کے لئے

انسانوں کو پیدا کرنیوالے اللہ تعالے نے قرآن پاک میں ہدایت دی کہ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (ترجمہ) تو تم (غیر محرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو۔ (ترجمہ حضرت حکیم الامت تھانوی رح) اس لئے کہ آواز میں بھی فتنہ ہے۔ اسی طرح خط لکھنا ہو تو وہ محرم ہی کے ذریعہ ہو۔ اور اگر ڈاک وغیرہ سے بھیجنا ہو تو بھی محرم کے دستخط کرانے ضروری ہیں۔ کیونکہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُکَلِّمَ النِّسَآءُ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِھِنَّ (رواہ الطبرانی بسند حسن مظہری)

۷۔ بیعت ہونیوالیوں میں دوسرے سلاسل کی خواتین میں اگر مندرجہ شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس پر نہ تو اعتراض کرے نہ اس طریقہ کو اختیار کرے۔

مزید امور کی تفصیل کے لئے بہشتی زیور حصہ ہفتم دیکھ لی جائے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم۔

منجانب

خانقاہ جلیلیہ، سرجانی ٹاؤن، کراچی